روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 3 ستمبر 2001ء 14 جمادی الثانی 1422 ہجری - 3 تبوک 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 199

عمل تھوڑا - اجر زیادہ

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شخص آیا جو لوہے میں ڈھکا ہوا تھا اور کہا یا رسول اللہؐ میں پہلے کفار سے جنگ کروں یا اسلام قبول کروں - فرمایا پہلے اسلام قبول کرو پھر لڑائی کرو چنانچہ وہ مسلمان ہوا اور لڑتے ہوئے شہید ہو گیا - حضورؐ نے فرمایا اس نے عمل تو تھوڑا کیا مگر اجر بہت پایا -

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب عمل صالح قبل القتال)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

28- اپریل 1904ء

مومن کی نظر اعمال صالحہ پر ہونی چاہئے

ایک نوجوان نے اپنے کچھ رؤیا اور الہامات سنانے شروع کئے جب وہ سنا چکا تو آپ نے فرمایا -

میں تمہیں نصیحت کے طور پر کہتا ہوں - اسے خوب یاد رکھو کہ ان خوابوں اور الہامات ہی پر نہ رہو بلکہ اعمال صالح میں لگے رہو - بہت سے الہامات اور خواب سنیر و پھل کی طرح ہوتے ہیں جو کچھ دنوں کے بعد گر جاتے ہیں اور پھر کچھ باقی نہیں رہتا ہے - اصل مقصد اور غرض اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا اور بے ریا تعلق - اخلاص اور وفاداری ہے جو نرے خوابوں سے پوری نہیں ہو سکتی مگر اللہ سے کبھی بے خوف نہیں ہونا چاہئے - جہاں تک ہو سکے صدق و اخلاص و ترک ریا و ترک منہیات میں ترقی کرنی چاہئے اور مطالعہ کرتے رہو کہ ان باتوں پر کس حد تک قائم ہو - اگر یہ باتیں نہیں ہیں تو پھر خوابیں اور الہامات بھی کچھ فائدہ نہیں دیں گے بلکہ صوفیوں نے لکھا ہے کہ اوائل سلوک میں جو رؤیا یا وحی ہو اس پر توجہ نہیں کرنی چاہئے وہ اکثر اوقات اس راہ میں روک ہو جاتی ہے - انسان کی اپنی خوبی اس میں تو کوئی نہیں کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو وہ کسی کو کوئی اچھی خواب دکھاوے یا کوئی الہام کرے اس نے کیا کیا؟ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہت وحی ہوا کرتی تھی لیکن اس کا کہیں ذکر بھی نہیں کیا گیا کہ اس کو یہ الہام ہوا یہ وحی ہوئی - بلکہ ذکر کیا گیا ہے تو اس بات کا کہ ابراھیم الذی وفّٰی - وہ ابراہیم جس نے وفاداری کا کامل نمونہ دکھایا - یا یہ کہ یاابراھیم قد صدقت الرویا (-) (الصافات:106) یہ بات ہے جو انسان کو حاصل کرنی چاہئے - اگر یہ پیدا نہ ہو تو پھر رؤیا و الہام سے کیا فائدہ؟ مومن کی نظر ہمیشہ اعمال صالحہ پر ہوتی ہے اگر اعمال صالحہ پر نظر نہ ہو تو اندیشہ ہے کہ وہ مکر اللہ کے نیچے آ جائے گا - ہم کو تو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کریں اور اس کے لئے ضرورت ہے اخلاص کی، صدق و وفا کی، نہ یہ کہ قیل و قال تک ہی ہماری ہمت و کوشش محدود ہو - جب ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ بھی برکت دیتا ہے اور اپنے فیوض و برکات کے دروازے کھول دیتا ہے اور رؤیا اور وحی کو القاء شیطانی سے پاک کر دیتا ہے اور اضغاث احلام سے بچا لیتا ہے - پس اس بات کو کبھی بھولنا نہیں چاہئے کہ رؤیا اور الہام پر مدار صلاحیت نہیں رکھنا چاہئے - بہت سے آدمی دیکھے گئے ہیں کہ ان کو رؤیا اور الہام ہوتے رہے لیکن انجام اچھا نہیں ہوا - جو اعمال صالحہ کی صلاحیت پر موقوف ہے - اس تنگ دروازہ سے جو صدق و وفا کا دروازہ ہے گذرنا آسان نہیں - ہم کبھی ان باتوں سے فخر نہیں کر سکتے کہ رؤیا یا الہام ہونے لگے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہیں اور مجاہدات سے دستکش ہو رہیں اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا وہ تو فرماتا ہے لیس للانسان الا ماسعٰی (النجم:40) اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ مجاہدہ کرے اور وہ کام کر کے دکھلاوے جو کسی نے نہ کیا ہو - اگر اللہ تعالیٰ صبح سے شام تک مکالمہ کرے تو یہ فخر کی بات نہیں ہو گی کیونکہ یہ تو اس کی عطا ہو گی - دھیان یہ ہو گا کہ خود ہم نے اس کے لئے کیا کیا -

(-) مومن کو اعتقاد صحیح رکھنا اور اعمال صالحہ کرنے چاہئیں اور اس کی ہمت اور سعی اللہ تعالیٰ کی رضا اور وفاداری میں صرف ہونی چاہئے -

(ملفوظات جلد سوم ص 637)

خوشخبری: انوار قرآنی زمین پر محیط ہو جائیں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:-

"......قرآن کا نور جو تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے ماتحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے - اللہ تعالیٰ اس مہم میں برکت ڈالے گا اور انوار قرآن اسی طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے جس طرح اس نور کو زمین پر محیط ہوتے دیکھا ہے - فالحمد للہ علی ذلک"

(الفضل 10- اگست 1966ء ص 2)

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن - وقف عارضی) ربوہ

نادار اور مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت میسر رکھتا ہے - ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس سے باہر ہوتا جا رہا ہے - اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے - اس وجہ سے یہ سہولت میسر رکھنے میں مشکل در پیش ہے -

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے - کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں - اور دکھی لوگوں کی جسمانی راحت کے سامان بہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں - امید ہے احباب اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے - جزاکم اللہ احسن الجزا -

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

ضروری اعلان

۞ کسی موصی یا موصیہ کی وفات پر براہ کرم دفتر وصیت کو درج ذیل فون پر اطلاع دی جائے -

دفتر - 212969

سیکرٹری مجلس کارپرداز - 212650

شعبہ استقبال - 213601

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے تحت نومبایعین کی نیشنل تربیتی کلاس

مظفر احمد درانی صاحب-دارالسلام تنزانیہ

خداتعالیٰ کی تائید و نصرت اور خاص فضلوں سے تنزانیہ میں حق کے متلاشی لوگ فوج درفوج احمدیت میں داخل ہورہے ہیں- اور ہر طرف ایسی ہوا چل رہی ہے کہ راہیں کھل رہی ہیں لوگ احمدیت کو ہی سلامتی کا گھر پا رہے ہیں- بستیوں کی بستیاں اور آبادیوں کی آبادیاں دین حق کی طرف کھنچی چلی آرہی ہیں-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت ہے کہ کسی ایک احمدی کو بھی ضائع نہیں ہونے دینا- چنانچہ جماعت احمدیہ تنزانیہ وقتاً فوقتاً نومبایعین کے لئے ملکی' صوبائی اور مقامی سطح پر تربیتی پروگرام منعقد کرتی رہتی ہیں ایسی ہی ایک تربیتی کلاس جماعت کے مرکز دارالسلام میں یکم تا 8 رمئی 2001ء کو منعقد ہوئی-

ملک بھر کی جماعتوں کو خطوط اور جماعتی اخبار میں اعلان کے ذریعہ تربیتی کلاس کے پروگرام کی اطلاع کی گئی- جسے نومبایعین نے خوب خوب خوش آمدید کہتے ہوئے کلاس میں شرکت کی- تمام مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام جماعتی سنٹر میں ہی تھا جہاں انہیں ہر سہولت مہیا کی گئی تھی-

افتتاح

یکم مئی بروز منگل صبح ساڑھے آٹھ بجے تلاوت قرآن کریم کے بعد کلاس کے ناظم اعلیٰ مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ نے کلاس کا افتتاح فرمایا اور نومبایعین کو کلاس سے متعلق ہدایات دیں اور ہر روز کا پروگرام پیش کیا- اور شامل ہونے والوں پر زور دیا کہ زیادہ سے زیادہ وقت کلاس میں گزاریں اور پورا فائدہ اٹھائیں اور پھر اپنے اپنے علاقوں کو جا کر سنبھالیں اور انہیں احمدیت پر مستحکم کریں-

نماز تہجد سے دن کا آغاز ہوتا اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم' سیر اور ناشتہ کے بعد تدریس شروع ہوتی جس میں قرآن و حدیث کے بعض حصے' ضروری فقہی مسائل ازبر کروائے گئے-

نماز ظہر کے بعد مجلس سوال و جواب اور نماز عصر کے بعد روزانہ ایک عالم سلسلہ کی تربیتی و علمی تقریر ہوتی- نماز مغرب کے بعد درس کتاب حضرت اقدس مسیح موعود ہوتا- نماز مغرب سے قبل فٹ بال کے کھیل کا انتظام بھی تھا- کلاس کے آخری دن تحریری امتحان لیا گیا جس سے یہ تسلی ہوئی کہ شاملین نومبایعین نے کلاس کے اسباق سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے-

اس تربیتی کلاس میں خاکسار کے علاوہ درج ذیل مربیان کو مختلف تربیتی اسباق پڑھانے کا موقع ملا- مکرم محمود احمد شاد صاحب' مکرم شیخ عبدالرحمٰن خان صاحب' شیخ بکر عبید کالوٹہ صاحب اور شیخ یوسف عثمان کا مباولایا صاحب-

اس تربیتی کلاس میں ملک بھر کی 40 جماعتوں سے 215 چنیدہ نومبایعین نے شرکت کی جن کا انتخاب صوبائی مربیان نے کیا تھا تاکہ وہ واپس جا کر مربیان کے ساتھ دعوت الی اللہ کے کام میں معاون ثابت ہوں-

اختتام

8 رمئی بروز جمعۃ المبارک خاکسار مظفر احمد درانی' امیر و مربی انچارج تنزانیہ نے خطبہ جمعہ کے ذریعہ اس تربیتی کلاس کے اختتام کا اعلان کیا- اختتامی خطبہ میں نومبایعین کو یہ بات سمجھائی کہ احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جو ہر سو بڑھ اور پھیل رہا ہے اور اس کی ثمر آور شاخیں آج ساری دنیا میں پھیل چکی ہیں- صداقت احمدیت کے دلائل سے لیس ہونا آج ہم سب کی ذمہ داری ہے- دین کی حقیقی تصویر کو پہچاننا اور اس پر مضبوطی سے قائم ہونا سب کا مقصد حیات ہے- اس لئے جو کچھ آپ نے سیکھا ہے ان حکمت کے موتیوں کو آگے دوسروں تک پہنچائیں تاکہ وہ نعمت جو آپ کو حاصل ہوئی اس سے دوسروں کو متمتع کر سکیں-

الحمدللہ ! ان چند دنوں میں ہمارے مہمان علوم دینیہ سے مالا مال ہو کر لوٹے- جنہیں حق و باطل میں فرق کرنے والے دلائل سے مسلح کیا گیا- وہ اس عزم کا اظہار کرتے ہوئے واپس لوٹے کہ نہ صرف اپنے اپنے علاقہ کے نواحمدیوں کو جماعت کا فعال جزو بنائیں گے بلکہ صداقت احمدیت کو گھر گھر پہنچائیں گے- اللہ تعالیٰ اس نیک عزم میں ہم سب کی مدد فرمائے اور اپنی بے شمار برکتوں اور رحمتوں سے نوازے- آمین

(الفضل انٹرنیشنل 10-اگست 2001ء)

نگاہ مومن

خدا کی رحمت سے مہرِ عالم افق کی جانب سے اٹھ رہا ہے
رگِ محبت پھڑک رہی ہے دل ایک شعلہ بنا ہوا ہے
تمہارے گھٹتے ہوئے ہیں سائے ہمارے بڑھتے ہوئے ہیں سائے
ہماری قسمت میں یہ لکھا ہے تمہاری قسمت میں وہ لکھا ہے
اِدھر بھی دیکھو اُدھر بھی دیکھو زمیں کو دیکھو فلک کو دیکھو
تو راز کُھل جائے گا یہ تم پر کہ بندہ بندہ' خُدا خُدا ہے
وہ شمسِ دنیائے معرفت جو چمک رہا تھا کبھی فلک پر
خدا کے بندوں کی غفلتوں سے وہ دلدلوں میں پھنسا ہوا ہے
نِگاہ کافر زمیں سے نیچے نگاہِ مومن فلک سے اوپر
وہ قعرِ دوزخ میں جل رہا ہے یہ اپنے مولیٰ سے جا ملا ہے
تلاش اس کی عبث ہے واعظ کُجا ترا دل کُجا وہ دلبر
وہ تیرے دل سے نکل چکا ہے نگاہِ مومن میں بس رہا ہے
ہیں مجھ میں لاکھوں ہی عیب پھر بھی نگاہِ دلبر پہ چڑھ گیا ہوں
جو بات سچی ہے کہہ رہا ہوں نہ کچھ خِفا ہے نہ کچھ رِیا ہے

(کلام محمود)

تقریب تقسیم انعامات سہ ماہی سوم

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

مورخہ 23-اگست بروز جمعرات ایوان محمود ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی تقریب تقسیم انعامات سہ ماہی سوم منعقد ہوئی- اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ و صدر مجلس انصاراللہ پاکستان تھے- تلاوت' عہد اور نظم کے بعد محترم خواجہ ایاز احمد صاحب نائب مہتمم مقامی نے سہ ماہی سوم کی رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے مختلف شعبہ جات کی کارکردگی پر روشنی ڈالی- انہوں نے بتایا کہ اس سہ ماہی میں 27 حلقہ جات میں سہ روزہ تربیتی پروگرام منعقد ہوئے ہیں- 49 فری میڈیکل کیمپ' 44 حلقہ جات میں یک روزہ تعلیمی کلاسز 8 ٹورنامنٹ علمی ریلی' سیمینار کیرئر پلاننگ' کمپیوٹر ٹریننگ کلاس' صنعتی نمائش وغیرہ منعقد کئے گئے ہیں- ساڑھے چار صد کے قریب وقار عمل ہوئے اور شجرکاری مہم کے تحت پانچ صد سے زائد پودے لگائے گئے جن کے گرد لکڑی کے حفاظتی جنگلے بھی لگائے گئے- اسی طرح انہوں نے اپنی رپورٹ میں شعبہ اطفال مقامی کی کارکردگی بھی بیان کی- محترم صاحبزادہ صاحب نے اس سہ ماہی میں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے- شعبہ اطفال میں اول حلقہ دارالصدر شرقی رہا- خدام الاحمدیہ میں دارالنصر غربی اقبال نے اول پوزیشن حاصل کی- باکس کے مقابلوں میں محترم محمد قدرت اللہ چیمہ صاحب بلاک لیڈر رحمت ب بلاک اول رہے-

محترم مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں تعلیم کے معیار اور تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد کو بڑھانے پر زور دیا اور اس کی اہمیت واضح فرمائی- انہوں نے کاروبار' ہنر اور پیشے کو اپنانے اور ترقی دینے کے بارے میں تفصیل سے آگاہ فرمایا- انہوں نے فرمایا کہ خدام میں یہ جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد بجائے فارغ بیٹھنے کے کوئی نہ کوئی کام کرتے رہیں دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا-

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

قناعت کی حقیقت - احادیث اور اسوہ رسولؐ کی روشنی میں

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو ایک یا دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کے لئے دربدر پھرتا ہے مسکین تو وہ ہے جس کے پاس اتنی رقم نہ ہو جو اسے مانگنے سے بے نیاز کردے مگر اس کی حالت کو کوئی پہچان نہ سکے کہ اسے صدقہ دے- اور نہ ہی وہ لوگوں سے مانگتا پھرے-

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب لا یسألون الناس حدیث نمبر1385)

بخاری کتاب الزکوٰۃ میں یہ حدیث درج ہے۔ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوروں کے لئے دربدر پھرتا ہے۔ مسکین وہ ہے جس کے پاس بقدر کفاف گزارہ نہ ہو۔ لیکن اس کے باوجود اس کی غربت سے کوئی واقف نہ ہو سکے۔ یہ قناعت کی تعریف ہے۔ جو لفظ مسکین کے تابع آنحضرت ﷺ فرما رہے ہیں۔ اب جب میں نے بعض علماء سے کہا کہ قناعت کے متعلق حدیثیں ڈھونڈیں تو کوئی بھی نہیں پیش کرسکے حالانکہ آپ کو بھی میں سمجھا رہا ہوں جب کسی مضمون کی تلاش ہو تو مضمون پر نظر رکھیں، لفظوں پر نظر نہ رکھیں۔ وہ مضمون تو لازماً آپ کو قرآن میں بھی ملے گا اور احادیث میں بھی ملے گا تو اگر میں نے لفظ مسکین کہا ہوتا تو فوراً یہ حدیثیں میرے سامنے رکھ دیتے۔ مگر میں نے قناعت کا کہا تھا تو چونکہ دماغ میں لفظ ق۔ن۔ع رہا اس لئے یہ حدیث نظر میں نہ آئی۔ لیکن سمجھانے کے بعد فوراً پھر انہوں نے میری مدد کی اور ایسی تمام حدیثیں میرے سامنے رکھ دیں۔ فرمایا بقدر کفاف گزارہ نہ ہو لیکن اس کے باوجود اس کی غربت سے کوئی واقف نہ ہو سکے وہ اس پر صدقہ وخیرات کرے اور ضرورتمند ہوتے ہوئے بھی لوگوں سے کچھ نہ مانگے۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ لا یسألون الناس الحافا) یعنی وہی روایت جو میں نے اصحاب صفہ کے متعلق بیان کی تھی رسول اللہ ﷺ بعینہ وہی مضمون خود بیان فرمارہے ہیں کہ **قانع وہ ہے کہ غربت کی وجہ سے جو اپنا حیا کا پردہ نہ اٹھنے دے اور مسکینوں کی سی زندگی بسر کرے۔ لیکن جو کمائے اس میں سے بھی غیر پر خرچ کرے اور پھر جو بچ رہتا ہے اس پر قانع ہو جائے۔** یہ قناعت کی نہایت اعلیٰ تعریف ہے۔ جس سے آپ کو اپنے بچوں اور بچیوں کو آگاہ کرنا ہوگا اور قناعت کا مضمون جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا نہ ختم ہونے والا مضمون ہے۔ اس کا دنیا سے بھی تعلق ہے، آخرت سے بھی تعلق ہے۔

ایک حدیث میں حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا **قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔** (رسالہ قشیریہ باب القناعۃ ص21) اب قناعت میں بظاہر غربت ہے۔ اور آنحضورؐ فرمارہے ہیں یہ نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ جس کو قناعت نصیب ہو جائے اس کو سب کچھ نصیب ہوگیا۔ اور یہ قناعت ہے جو ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ بھی بن جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول (-) کی ایک روایت بیان کی تھی جو میں اکثر کیا کرتا ہوں۔ لیکن اس مضمون میں دوبارہ وہ یاد آرہی ہے۔ اس لئے میں پھر آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔

خلافت سے پہلے جب جموں میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول طبیب ہوا کرتے تھے۔ وہ ایک راستے سے گزرتے تھے جہاں ایک ننگا فقیر صرف لنگوٹی پہنے ہوئے بھوکا، راکھ بدن پہ ملی ہوئی وہ بیٹھا رہتا تھا اور اس کا چہرہ ہمیشہ غم سے آلودہ اور اس طرح اس کے چہرے سے ظاہر ہوتا تھا جیسے اسے اپنی غربت پہ بہت غم ہے۔ مگر مانگتا پھر بھی نہیں تھا۔ اس کا حال دیکھ کر جو چاہے اس کے دامن میں کچھ ڈال جائے۔ اسی طرح وہ بیٹھا رہتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول (-) کی روایت کے مطابق جب اس کے پاس سے گزرے تو وہ خوشی سے اچھل رہا تھا، چھلانگیں مار رہا تھا۔ آپ حیران رہ گئے کہ کل تک تو اس کا کچھ اور حال تھا۔ آج یہ چھلانگیں مار رہا ہے کیا ہوا ہے تمہیں، کیا خزانہ مل گیا ہے۔ اس نے پنجابی میں کہا **جس کی کوئی خواہش نہ رہے اس کو سب خزانے مل گئے، اس کی ساری خواہشیں پوری ہوگئیں۔ اب دیکھو کتنا گہرا مضمون ہے جو اس فقیر نے قناعت کا بیان فرمایا۔** اور یہ ایسی کی تفسیر ہے جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ جب حرص مرجائے تو جو کچھ بھی ہے انسان اس پر خوش ہوگا اور اگر خیال ہو کہ اللہ نے عطا فرمایا ہے تو اور بھی زیادہ خوش ہوگا۔ تو اس فقیر کی چھلانگیں بے معنی چھلانگیں نہیں تھیں۔ ایک گہرا حکمت کا راز اس کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا جو اس کی پہلی قناعت کے نتیجے میں تھا۔ پس یہ وہ باتیں ہیں جن کو آپ کو اپنی اولاد کو سمجھانا ہے ورنہ وہ کہیں گے ہم کیسے قناعت کریں غریب سی زندگی ہے اور برا حال ہے **لیکن حرصوں کو کم کرنا ضروری ہے۔ اور جب انسان اللہ پر نظر ڈالے تو پھر حرصیں کم ہو سکتی ہیں۔** پھر تمنائیں آہستہ آہستہ کم ہو سکتی ہیں۔ اس سے جو زندگی سکون کی مل سکتی ہے اس کی کوئی مثال نہیں۔

حضرت رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بے شمار ایسی مثالیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو یہ قناعت نصیب تھی۔ حضرت مسیح موعود (-) کی زندگی میں بے شمار ایسی مثالیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو یہ سچی قناعت نصیب تھی۔

حضرت ابوہریرہ ؓ کی جو روایت اکثر بیان ہوتی رہتی ہے میں مختصراً اس کا ذکر کر دیتا ہوں۔ کیونکہ وہ بھی قناعت ہی کا مضمون ہے اور قناعت کے نتیجے میں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے اس کی حقیقی مثال ہے۔ یعنی کوئی فرضی بات نہیں ہے کہ ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے عملاً رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں خدا تعالیٰ نے یہ دکھادیا کہ واقعۃً قناعت کا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کے چہرے سے بھی بھوک کا اندازہ اگر کسی کو ہوا تو وہ رسول اللہ ﷺ کو ہوا تھا۔ کیونکہ آپؐ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تعرفہم بسیمٰھم اگر کوئی شخص ہے جو ان فقر کے چھپانے والوں کے چہروں سے بھوک پڑھ سکتا ہے وہ صرف تو ہے۔ جو لمبی روایت ہے اس میں ابوہریرہؓ کے فقر کا احساس کرکے، ان کی بھوک کا احساس کرکے رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا "ابوہریرہؓ تم بھوکے ہو، مجھے کہیں سے دودھ آیا ہے۔ آؤ تمہیں بھی اس دودھ میں شریک کروں۔ ابوہریرہ بہت خوش ہوئے کہ ایک پیالہ دودھ کا ہے۔ میں غٹ غٹ پیوں گا اور بہت حد تک میری بھوک مٹ جائے گی۔ مگر اس حدیث کا یہ دوسرا پہلو قناعت والا پہلو ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ قناعت ایک ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ آنحضور ﷺ نے ابوہریرہؓ کو قناعت کا گر بھی سکھانا تھا۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ اعلان کرو اور کچھ بھوکے ہیں تو ان کو بھی اکٹھا کراؤ۔ اب حضرت ابوہریرہؓ کے دل کا کیا حال ہوگا۔ سخت بھوکے کئی دن کے بھوکے، بھوک سے غشی کے دورے پڑ رہے تھے۔ ایک پیالہ دودھ کا آیا اور رسول اللہ ﷺ فرمارہے ہیں باقیوں

کو بھی بلاؤ لیکن آپ غور کریں تو مطلب یہ تھا کہ جتنا تمہیں ملے اسی پر قناعت کرو اور جب بھوک کی شدت ستا رہی ہو اس وقت کم پر قناعت کرنا یہ قناعت ہے۔ لیکن یہ سمجھانا بھی مقصود تھا کہ خدا کی خاطر جو قناعت کرتے ہیں اللہ ان کو لامتناہی دیتا ہے۔ وہ قناعت کے نتیجے میں کسی رزق سے محروم نہیں رہتے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ نے ایسا ہی کیا۔ آواز دی اور کوئی بھوکا ہے تو آجائے اور چند بھوکے چھ سات اور اکٹھے ہو گئے۔ اس وقت آنحضور ﷺ نے ابوہریرہؓ کو اپنے بائیں طرف بٹھایا۔ اس لئے بائیں طرف بٹھایا کہ آپؐ دائیں طرف سے شروع کیا کرتے تھے۔ ابوہریرہ کو قناعت کا مضمون اچھی طرح سمجھانا تھا۔ یہ بھی سمجھانا تھا کہ تم دیکھنا میرے خدا کا مجھ سے کیا سلوک ہے' قناعت کا خزانہ ختم نہیں ہوتا' یہ اس حدیث کی تشریح میں کر رہا ہوں۔ ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ دائیں طرف جو بیٹھا تھا اس نے دودھ کے پیالے کو منہ سے لگایا اور پینا شروع کیا۔ مجھے خیال آیا کہ بڑا پیالہ ہے شاید کچھ بچ بھی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا کہ اور پیو۔ جو پی رہا تھا۔ فرمایا اور بھی پیو۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ اندر سے میری تو جان ہی نکل رہی تھی۔ اب تو میرے لئے سوال ہی نہیں رہا کہ میرے لئے بچ سکے۔ لیکن اس نے پورا پیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں منہ تک بھر گیا ہوں۔ پھر آپؐ نے وہی پیالہ دوسرے کو دیا پھر تیسرے کو دیا پھر چوتھے کو دیا دودھ ختم نہیں ہو رہا تھا۔ آخر پر ابوہریرہ کی باری آئی۔ رسول اللہ ﷺ نے پیار سے مسکراتے ہوئے دیکھا ابوہریرہ! اب تم پیو۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پیا' پھر پیا' پھر پیا' میری بھوک کلیتاً ختم ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ اصرار فرما رہے تھے اور بھی پیو' اور بھی پیو۔ کہتے ہیں میں نے آخر عرض کیا یا رسولؐ اللہ! اب تو میں نے اور پیا تو دودھ میرے ناخنوں سے پھوٹ پڑے گا۔ اتنا بھر چکا ہوں دودھ سے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اس پیالے کو اپنے منہ سے لگایا۔ سب سے بڑا قانع محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ان سے بڑھ کر دنیا میں کبھی کوئی قانع پیدا نہیں ہوا۔ اور یہ حدیث اس بات کو کھول کر بیان کر رہی ہے۔ اور یہ بھی بتا رہی ہے کہ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے' یہ حقیقت ہے۔ **قناعت کے نتیجے میں اگر سچی قناعت ہو تو اللہ تعالیٰ رزق میں اتنی برکت ڈال دیتا ہے کہ تھوڑا بھی ختم ہونے میں نہیں آتا۔**

یہی واقعات حضرت مسیح موعود(-) کی زندگی میں ہم نے دیکھے۔ یعنی ان (رفقاء) نے دیکھے جنہوں نے قناعت کی اور بعینہ اسی قسم کی باتیں بارہا پیش ہوئیں' بارہا ظاہر ہوئیں۔ تو یہ کوئی پرانی تاریخ کے قصے نہیں ہیں۔ اس دور میں حضرت مسیح موعود(-) کے ذریعے یہ تاریخ دہرائی جا چکی ہے۔ پس آپ بھی اسی تاریخ کو دہرائیں گی تو آپ کو نہ ختم ہونے والا رزق عطا کیا جائے گا اور اپنے بچوں' اپنی بچیوں کو ان معنوں میں قناعت کا مضمون سکھائیں' آنحضرت ﷺ کے حوالے سے سکھائیں۔

اب ایک اور مضمون اسی سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک کافر آنحضرت ﷺ کا مہمان ہوا۔ حضور نے اس کے لئے بکریوں کا دودھ نکلوایا۔ وہ یکے بعد دیگرے سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ اندازہ کریں کہ کیسا بھوکا تھا۔ اس کو قناعت کا پتہ ہی نہیں تھا کیونکہ کافر کو قناعت کا پتہ نہیں ہوتا۔ یہی دنیا کی زندگی اس کی لذت ہے۔ سب کچھ یہی ہے۔ جتنا کھا پی سکے وہ کھا پی لیتا ہے۔ اس کے ساتھ آنحضورؐ نے جو حسن سلوک فرمایا اور جو باتیں فرمائیں اس کے نتیجے میں دوسرے دن ہی وہ مسلمان ہو گیا۔ حضورؐ نے اس کے واسطے پھر ایک بکری کا دودھ نکلوایا وہ اس نے پی لیا۔ پھر دوسری بکری کا دودھ نکلوایا وہ سارا نہ پی سکا۔ آپؐ نے فرمایا یعنی اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ آپ نے مومنوں کو دکھانے کے لئے یہ کیا کہ جب تک یہ کافر تھا یہ سات انتڑیوں میں پیتا تھا۔ یعنی سات گنا غذا تھی اس کی۔ اور مومن ہوا تو ایک ہی رات میں اس کو خدا تعالیٰ نے قناعت کے گر سکھا دیئے۔ اور اب دو بکریوں کا پورا دودھ بھی ختم نہیں کر سکا۔ (ترمذی ابواب الاطعمہ باب ان المومن یاکل فی معی واحد)

حضرت عکراشؓ کی ایک روایت میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس میں کئی باتیں سمجھنے والی ہیں۔ حضرت عکراشؓ بیان کرتے ہیں کہ بنو مرہ نے اپنے اموال صدقہ دے کر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں مدینے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت حضورؐ مہاجرین اور انصار کے درمیان رونق افروز تھے۔ حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ام سلمہؓ کے گھر لے گئے۔ اور ان سے دریافت کیا کہ کیا کوئی کھانے کی چیز ہے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے لئے ثرید کا پیالہ بنایا ہوا تھا۔ ثرید ایک ایسی غذا ہے۔ جسے اس زمانے میں جن کو نرم آٹا نصیب نہ ہو وہ بھی شوق سے کھا سکتے تھے' بے دانت کے آدمی بھی کھا سکتا ہے۔ کیونکہ گندم کے دانے جو موٹی چکی میں پیسے جائیں ان کو جب شوربے میں دیر تک بھگو کے رکھا جائے تو بالکل نرم ہو جاتے ہیں۔ پس آنحضور ﷺ ثرید بہت پسند فرماتے تھے۔ کیونکہ خصوصاً جنگ احد میں جب دانت شہید ہو گئے اس کے بعد آپؐ کا موٹی کھردری روٹی کھانا مشکل تھا۔ اس لئے ثرید پسند فرماتے تھے۔ ام سلمہ نے اس میں بوٹیاں بھی بہت ڈالی ہوئی تھیں۔ وہ ثرید رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ہم اس میں سے کھانے لگے تو میں کبھی ادھر ہاتھ مارتا تھا کبھی ادھر مارتا تھا۔ یعنی اسی پیالے میں رسول اللہ ﷺ نے عکراش کے ساتھ کھانا کھایا۔ وہ کہتے ہیں میں ادھر ادھر ہاتھ مار رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے' حرص نہ کرو۔ جو سامنے سے ہے اسی سے کھاؤ۔ پھر کہتے ہیں ہمارے سامنے ایک طشت لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجور اور ڈوکے وغیرہ تھے۔ تو میں سامنے سے کھانے لگا۔ اب یہ دیکھیں کیسا لطیف مضمون ہے جو رسول اللہ ﷺ کی حکمت پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت کیا کیا۔ آنحضور ﷺ کبھی ادھر سے چنتے تھے اور کبھی ادھر سے چنتے تھے اور اپنی مرضی کی نرم کھجوریں اور پسندیدہ کھجوریں چن چن کر کھانے لگے۔ عکراشؓ اب حیرت سے دیکھ رہے تھے ابھی تو مجھے روکا تھا کہ سامنے سے کھانا ہے ادھر ادھر ہاتھ نہ مارو' اب ہر طرف ہاتھ مار رہے ہیں اور کھجوریں چن رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اس بات کو پہچان گئے۔ آپؐ نے فرمایا یہ کھجور مختلف قسموں سے ہیں اور وہ جو کھانا میں نے کہا تھا ثرید' وہ ایک ہی قسم کا تھا' اس میں ادب کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔ خواہ مخواہ دوسری جگہ ہاتھ نہ مارو۔ اور جو دوسرا کھانے والا ہے اس کو بھی چین سے کھانے دو۔ لیکن کھجوروں میں چونکہ تقسیم ہے' فرق ہے۔ اس لئے اس فرق کے مطابق اور اپنے مزاج کے مطابق چننی چاہئیں۔ یہ بدتمیزی نہیں ہے بلکہ یہ بے تکلفی کا ایک صحیح انداز ہے۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کی طبیعت میں ادنیٰ بھی تکلف نہیں تھا۔ پھر آپؐ نے پانی منگوایا' اس سے اپنا ہاتھ دھویا۔ گیلا ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرا۔ اور اس طرح آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز جو ہو اس کے ساتھ ہاتھ دھونا اور منہ صاف کرنا ضروری ہوا کرتا ہے۔ (ترمذی ابواب الاطعمہ باب ماجاء فی التسمیۃ علی الطعام) جس کا مطلب یہ ہے کہ عام پھل یا کھجوریں وغیرہ اگر ہاتھ گندے نہ ہوں یعنی ان سے چپچپے نہ ہوں تو اس کھانے سے دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بعض لوگ چمچے سے کھانا اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن آگ پر پکا ہوا کھانا جو ہے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا یہ طریق تھا کہ اس پر منہ کو صاف کرنا چاہئے۔ اور ہاتھ بھی دھونے چاہئیں۔

بعض دفعہ آنحضور ﷺ قناعت کا ایک اور مضمون بھی لوگوں کو سمجھایا کرتے تھے جس کا مطلب یہ تھا کہ جن لوگوں کو نہیں دیتے تھے وہ قناعت کریں۔ اور آپؐ کا نہ دینا محبت کے نتیجے میں ہوا کرتا تھا۔ اس لئے اپنے بچوں کو یہ مضمون بھی ضرور سکھائیں۔ بعض دفعہ آپ ان کو نہیں دیتیں تو ان کی محبت کی وجہ سے نہیں دیتیں۔

عمرو بن تغلبؓ کے متعلق یہ روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر مال غنیمت تقسیم کئے اور بکثرت لوگوں کو دیئے اور مجھے کچھ نہیں دیا۔ میرے دل میں یہ گمان گزرا کہ رسول اللہ ﷺ کو شاید مجھ سے پیار نہیں ہے۔ باقیوں سے پیار ہے۔ ان کو دے دیا اور مجھے نہیں دیا۔ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا سنو! میں نے تمہیں اس لئے نہیں دیا کہ مجھے تم سے پیار ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ تمہیں بھی مجھ سے پیار ہے۔ تم میرے نہ دینے پر بھی راضی رہو گے۔ اور اس کے نتیجہ میں جو مجھے تم سے محبت ہوتی ہے وہ تمہارے لئے بہت کافی ہوگی۔ وہ راوی بیان کرتے ہیں کہ ساری زندگی مجھے کبھی کسی بات

باقی صفحہ 7 پر

نہ بجھا سکیں انہیں آندھیاں جو چراغ ہم نے جلائے تھے

تاریخ پاکستان اور مشاہیر جماعت احمدیہ کی خدمات

پاکستان کا واحد نوبیل انعام یافتہ احمدی سائنسدان' قرآن کریم سے شغف اور عشق

ہمارے ہاں تو ایک ہی دانشور تھا جسے نوبیل انعام ملا

محترم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

ڈاکٹر عبدالسلام وہ احمدی سپوت اور نابغہ روزگار ہیں جنہوں نے اپنی مسلم سائنسی اور علمی لیاقت، ذہانت اور بے شمار کارناموں کے باعث وطن عزیز کا نام دنیا بھر میں روشن کر دیا، وہ عمر بھر تیسری دنیا خاص طور پر پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک میں جدید سائنسی ترقی اور ٹیکنالوجی کے فروغ کیلئے بے تابانہ کوشاں رہے اور ہمیشہ ان ممالک کی تقدیر بدلنے کا ہر ممکن جتن کرتے رہے لیکن افسوس ان کی کاوشوں اور تمناؤں کو بروقت اور حتی المقدور توجہ نہیں ملی جس پر وہ عمر بھر دکھ محسوس کرتے رہے۔

اس سلسلہ میں انگریزی اخبار "دی نیشن" کے اداریہ کا ایک حصہ پیش کیا جاتا ہے۔

"......نہ صرف پاکستان بلکہ تیسری دنیا کے دوسرے ممالک کے لئے ان کی فکر و تشویش کا اظہار اس بات سے ہوتا ہے کہ انہوں نے 1983ء میں سائنس اکیڈمی برائے تیسری دنیا کی بنیاد ڈالی اس مقصد کے لئے وہ کئی بار پاکستان آئے اور ہر دفعہ یہاں لمبا قیام کیا اور مختلف حکومتوں کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کرتے رہے کہ وہ سائنسی تحقیق کے اداروں کیلئے زیادہ رقم مختص کریں لیکن لگتا ہے کہ یہ سماجتیں سنی ان سنی کر دی گئیں اور زبانی یقین دھانیوں کے باوجود کبھی بھی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا۔ اب ہم پاکستان کے اس عظیم سپوت کو بہترین خراج تحسین یوں پیش کر سکتے ہیں کہ اس طرح کے ادارے قائم کر لیں جن کی وہ عمر بھر آرزو کرتے رہے۔"

(اداریہ: "دی نیشن" (انگریزی) 24.11.1996)

یہ بھی اللہ کا شکر ہے کہ ڈاکٹر سلام صاحب مرحوم کی فکر و تشویش اور پر خلوص آرزو اب رنگ لانے لگی ہے اور حکومتی سطح پر اس بات کا عملی احساس نمایاں ہو رہا ہے کہ سائنس کی اعلیٰ تعلیم و تربیت اور جدید ٹیکنالوجی کے بغیر ملک کو ترقی یافتہ اور کامیاب نہیں بنایا جا سکتا۔ اب ملک کے چوٹی کے سائنسدان حکومت کی توجہ اس طرف دلا رہے ہیں کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبہ کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جائے تاکہ ملک کی تقدیر بدلی جا سکے۔

ایک ممتاز سائنسدان کے انٹرویو کی سرخیاں ملاحظہ کیجئے:

پاکستان کی قسمت صرف سائنسدان ہی بدل سکتے ہیں ماضی میں حکمران سائنس اور ٹیکنالوجی کو فروغ دینے کی بجائے صرف اپنی کرسیوں کو بچانے کی فکر کرتے رہے۔

مندرجہ بالا سرخیوں کے تحت "جنگ سنڈے میگزین" مورخہ 18 فروری 2001ء ص 12 پر ایک قابل اور تجربہ کار سائنسدان ڈاکٹر محمود حسین قاضی کا ایک فکر انگیز انٹرویو شائع ہوا ہے۔ شروع میں ڈاکٹر صاحب کے تعارف کے طور پر بتایا گیا ہے کہ 1962ء میں امریکہ سے ڈاکٹریٹ کرنے کے بعد وہ 27 سال تک ملکی و غیر ملکی یونیورسٹیوں میں سینئر پروفیسر اور ایڈوائزر کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ 1999ء میں انہیں حکومت پاکستان نے ستارہ امتیاز دیا۔ اپنے انٹرویو میں ڈاکٹر محمود حسین نے بعض تلخ حقیقتوں کا ذکر کیا ہے۔ آیئے اس انٹرویو کی کچھ باتیں پڑھتے ہیں:

(الف) "اگر ہم ترقی یافتہ ممالک تو ایک طرف صرف اپنے خطے میں اردگرد کے ممالک سے موازنہ کریں تو یہ افسوسناک حقیقت سامنے آتی ہے کہ پاکستان ان سے بہت پیچھے ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہم نے ایٹمی دھماکہ کر لیا ہے اور بعض بڑے بڑے ادارے بھی قائم ہو چکے ہیں لیکن ان کی کارکردگی کسی صورت قابل فخر نہیں"۔

(ب) "پاکستان میں ہر سال 50 اور بھارت میں 5 ہزار سائنسدان پی۔ایچ۔ڈی کرتے ہیں۔ ہماری سائنسی تجربہ گاہیں ناقص ہیں اصل میں ماضی میں کسی حکومت نے طویل المیعاد منصوبے کی بنیاد پر سائنس کی ترقی کیلئے کچھ نہیں سوچا۔ بیشک وسائل محدود تھے لیکن بجٹ میں تعلیم اور سائنس کے لئے جتنی رقم رکھی جاتی اس کا بیشتر حصہ خوردبرد ہو جاتا"۔

(ج) "بے نظیر بھٹو نے ان اداروں (سائنسی اداروں۔ناقل) کے قیام کے لئے چودہ رکنی بورڈ بنایا لیکن اس میں کوئی سائنسدان نہ تھا حکام اس قسم کے طرز عمل سے صرف میں ہی نہیں میرے جیسے اور سینکڑوں سائنسدان مایوس ہو گئے یہ بات ذہن میں رکھیں کہ مخلص اور متحرک قیادت کے بغیر کوئی کام ممکن نہیں بلکہ اس کا تصور ہی محال ہے۔ پاکستان سے اس وقت سینکڑوں کی تعداد میں سائنسدان اور ماہرین ملک سے باہر جا رہے ہیں۔ یہ دراصل اپنی حوصلہ شکن پالیسیوں کا نتیجہ ہے"۔

(د) "اگر ہمیں اکیسویں صدی کے تقاضوں کا ساتھ دینا ہے تو اپنی ہی تحقیق پر مبنی سائنسی اور صنعتی مصنوعات تیار کرنا ہونگی۔ زندگی کے ہر شعبے میں غیروں کی محتاجی کا سلسلہ اب ختم ہونا چاہئے۔ میرا ایمان ہے کہ صرف سائنسدان اور ہنرمند ہی اس ملک کو دلدل سے نکال سکتے ہیں"۔

(انٹرویو مطبوعہ "جنگ سنڈے میگزین" 18-2-2001 ص12)

مندرجہ بالا باتیں پڑھ کر دل میں افسوس پیدا ہوتا ہے کہ کاش ساٹھ کی دہائی سے پاکستان کے منفرد سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام، جنہوں نے تیرہ سال تک حکومت پاکستان کے سائنسی مشیر اعلیٰ کے طور پر بے غرض اور اعزازی خدمات انجام دیں اور آخری وقت تک وطن عزیز کی بے لوث خدمت کی تمنا کرتے رہے، کے عظیم منصوبوں اور عملی کاوشوں اور تجاویز پر عمل اسی تسلسل سے جاری رکھا جاتا تو آج ملک یقیناً ترقی کے اونچے زینے پر پہنچ چکا ہوتا۔ لیکن جیسا کہ ملک کی معروف ادبی علمی شخصیت جناب عبدالعزیز خالد نے ڈاکٹر عبدالسلام کے متعلق اپنے مضمون "وطن میں اجنبی" میں لکھا ہے:

(الف) "علامہ مشرقی کے بعد یہ غالباً دوسرے نابغہ روزگار سائنسدان ہیں جن کا قرآن سے شغف عشق کی حد تک بڑھا ہوا ہے پچھلے دنوں ان کے مضامین کا مجموعہ "ارمان اور حقیقت" دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اپنے مضامین میں بار بار یہ صاحب دل شخص عالم اسلام اور خصوصاً ارض پاکستان کی سائنسی علوم و معارف سے بے اعتنائی و محرومی پر آنسو بہاتا ہے۔ انہیں ان کے اسلاف کے عملی کارناموں کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے یورپ کو اس گہری نیند سے جگایا اور احیائے علوم کے دور کا آغاز کیا مگر تاسف سے کہتا ہے کہ بیدار بخت دوسروں کو جگا کر خود خواب غفلت میں کھو گئے اور ایسے کھوئے کہ ابھی تک غنودگی کے عالم میں ہیں"۔

(مضمون مطبوعہ: روزنامہ پاکستان مورخہ 5 دسمبر 1996ء)

(ب) ڈاکٹر سلام صاحب نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے کرنے کے کچھ عرصہ بعد مزید اعلیٰ تعلیم کیمبرج یونیورسٹی (انگلستان) سے حاصل کی اور وہاں کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ ان سے بہت سال پہلے علامہ مشرقی نے بھی کیمبرج میں ہی تعلیم پائی اور نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اس کے متعلق ایک حوالہ روزنامہ "جرأت" لاہور اشاعت خاص مورخہ 27-8-2000 صفحہ 6 پر شائع شدہ سید غلام سرور شاہ (سابق میگزین ایڈیٹر "ڈیلی نیشن") کے مضمون سے پیش کیا جاتا ہے۔ صاحب مضمون علامہ عنایت اللہ مشرقی کی اعلیٰ تعلیمی قابلیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"(انہوں نے) کیمبرج یونیورسٹی سے 1908ء میں تین سال کی بجائے دو سال میں اسی مضمون (ریاضی، ناقل) میں ٹرائی پوز (Tripos) (کیمبرج یونیورسٹی آنرز ڈگری کا امتحان۔ناقل) میں اول درجہ میں اول پوزیشن حاصل کی اور رینگلر (Wran-glert) کیمبرج کا فرسٹ کلاس آنرز ڈگری ہولڈر۔ناقل) کا اعزاز حاصل کیا، پاکستانیوں میں ان کے چالیس سال بعد 1948ء میں یہی اعزاز ڈاکٹر عبدالسلام نے دو سال میں ہی حاصل کیا۔ فرق یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام نے یہ کارنامہ بائیس سال کی

باقی صفحہ 7 پر

ملک منور احمد صاحب جاوید

تحریک جدید کی اہمیت

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں

تحریک جدید کے اغراض و مقاصد

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خداتعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جاسکے تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خداتعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ عزم و استقلال جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے"

(از خطبہ جمعہ 16۔ نومبر 1934ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تحریک جدید میں شمولیت کیوں ضروری ہے

الف) "میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئے گا اور وہ شخص جو خداتعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9۔ نومبر 1934ء)

ب) "کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لے لیا ہے بلکہ اسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لیں"

(خطبہ جمعہ 15۔ جنوری 1937ء)

تحریک جدید مستقل تحریک ہے

"تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے۔

(خطبہ جمعہ 18۔ نومبر 1938ء)

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خداتعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(خطبہ جمعہ 27۔ نومبر 1942ء)

نیز فرمایا:۔

"میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 15۔ نومبر 1935ء)

تحریک جدید کے جملہ امور کی دُہرائی اور خطبہ جمعہ دیئے جانے کی تاکید

"میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیئت الٰہی ہمیں کامیاب کر دے ہر چھٹے ماہ دوہرائے جانے چاہئیں۔"

(خطبہ جمعہ مورخہ 26۔ مئی 1935ء)

نیز فرمایا:۔

"ہر مہینہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام احمدیہ جماعتوں میں میری جدید تحریک کے متعلق پڑھا جائے اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے ان میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔"

(خطبہ جمعہ 19۔ اپریل 1935ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

"جماعت کے عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ جمعہ یا اتوار کے دن یا ہفتہ میں کسی اور موقعہ پر میرا ہر خطبہ لوگوں کو سنایا کریں۔ بلکہ جماعتوں کا اصل کام یہی ہونا چاہئے اور ہر جگہ کی جماعت کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ میرا خطبہ جمعہ تفصیلاً یا خلاصتاً لوگوں کو جمعہ یا اتوار کے دن سنا دیا کریں۔ جس شخص کے سپرد خداتعالیٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے۔ اسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے اور جو اثر اس کے کلام میں ہوتا ہے وہ دوسرے کسی اور کے کلام میں نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل 2۔ دسمبر 42ء)

تحریک جدید میں مدنظر امور

"(دعوت الی اللہ) اور تعلیم و تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے۔ تعلیم و تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سادہ غذا' سادہ لباس خود ہاتھ سے کام کرنا' سینما کا ترک' غریبوں کی امداد' بورڈنگ تحریک جدید اور ورشہ وغیرہ کام تجویز کئے گئے ہیں۔ اور یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جن کو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جا سکتا۔"

(خطبہ جمعہ 18۔ نومبر 38ء)

تحریک جدید کے مطالبات کا خلاصہ

"ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر ☞

غلام مصطفیٰ تبسم صاحب

بون سائی

بڑے درختوں کا ننھا ایڈیشن

جاپان سے دو ہنر پاکستان میں آئے ہیں۔ ایک "ایکے بانا" جس کا مطلب ہے گلدستے میں پھولوں کو ایک خوبصورت ترتیب سے پیش کرنا' دوسرا "بون سائی" جس کا مقصد ہے گھروں میں زینت کے لئے درختوں کی اس طرح پرورش کرنا کہ ان کی اونچائی 15۔ انچ سے زیادہ نہ ہو۔

اس سلسلہ میں کراچی میں 1999ء میں ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کے شعبہ باغبانی نے ایک نمائش کا اہتمام کیا تھا۔ تین سو چھوٹے درخت اس نمائش میں رکھے گئے۔ ان سب درختوں کی اونچائی پندرہ انچ سے کم تھی۔ ان درختوں میں چند "بون سائی" تیس تیس سال پرانے بھی تھے۔ جن گلدانوں میں ان درختوں کی پرورش کی جاتی ہے ان کی شکل عام گلدانوں کی طرح اونچی نہیں ہوتی بلکہ یہ گلدان ٹرے کی شکل کے ہوتے ہیں۔ اس نمائش میں "بون سائی" برائے فروخت بھی رکھے گئے تھے۔ جن میں سے ایک بون سائی ساڑھے تین ہزار روپے میں فروخت ہوا۔ سالہا سال "بون سائی" کی جتنی خدمت اور دیکھ بھال کی جاتی ہے اس خدمت کے مقابلے میں ان ننھے منے درختوں کی قیمت زیادہ نہیں۔

چین اور جاپان میں تو 80' 80 سال کے بھی "بون سائی" ہوتے ہیں جنہیں گھر میں دادا نے لگایا' پھر بیٹا اس کی دیکھ بھال کرتا رہا اور اب پوتے پوتیاں اس کو سنبھالتے ہیں۔ پرانے "بون سائی" بیچے نہیں جاتے۔ وہ انمول ہوتے ہیں۔ البتہ بطور تحفہ دیئے جا سکتے ہیں۔ جن درختوں میں پھل لگتے ہیں' ان کے "بون سائی" سائز میں بھی پھل لگتا ہے' لیکن بہت چھوٹا سا پھل جو چھوٹے بیر سے بڑا نہیں ہوتا۔ اس سے اندازہ لگایئے کہ بون سائی کا مقصد پھل دینا نہیں۔ یہ فطری حسن کا ایک فن ہے جس میں ساٹھ ستر فٹ بلند درخت کو اس محبت اور محنت سے پالا جاتا ہے کہ اس کا قد عام طور پر دس انچ اور زیادہ سے زیادہ پندرہ انچ رہتا ہے۔

"بون سائی" ایک تخلیقی فن ہے۔ بون سائی کی تخلیق یہ ہے کہ خاص ترکیبوں سے ایک پودے کی اس طرح پرورش کرنا کہ اس کا تنا بھی ہو' شاخیں اور کونپلیں بھی ہوں' پھول اور پھل بھی آئیں' لیکن اس کی اونچائی دس پندرہ انچ سے نہ بڑھے۔ اس درخت میں فطرت کا وہ پورا حسن ہوتا ہے جو بڑے درخت میں ہوتا ہے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ یہ درخت اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ آپ کے ڈرائنگ روم کے ایک کونے میں اپنی بہار دکھاتا رہتا ہے۔

اس کے قد کو 15۔ انچ سے نہ بڑھنے دینے کا راز اس بات میں ہے کہ اس بون سائی کو صرف اتنی کھاد دی جائے کہ اس کی شاخیں' پتے وغیرہ ہری بھری رہیں اور تنا زیادہ غذا جمع نہ رکھ سکے۔ اس طرح اس کی موٹائی اور قد میں اضافہ نہیں ہوتا۔

بون سائی میں چند قابل ذکر درخت املی' نیم' پیپل' برگد' اشوک' کرونڈا' پام' ببول' سرس' گوگل' پیلو اور گل مہر کے درخت ہیں۔ جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے' اس کا ایک راز تو کھاد کی صحیح مقدار مقرر کرنا ہے کہ وہ درخت کے تنے میں موجود نہ ہو۔ دوسرا راز یہ ہے کہ اس کی بڑی جڑ کو کچھ چھوٹا کیا جاتا ہے تاکہ وہ زیادہ کھاد کو جذب نہ کر سکے۔ یہ کافی مشکل کام ہے۔ بڑی عمر کے ایسے احباب یہ کام کر سکتے ہیں جو اس مشغلے کو وقت دے سکیں اور جن لوگوں نے کامیابی سے بون سائی پیدا کئے ان سے مشورہ کرتے رہیں تاکہ محنت اور پیسہ برباد نہ ہو۔

یہ ایک ایسا مشغلہ ہے جو آدمی کو فطرت کے قریب کرتا ہے۔ یہ مشغلہ فطرت کی خدمت بھی ہے۔ ایک کامیاب بون سائی کے مالک کو اپنی تخلیق کی اتنی خوشی ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ بون سائی پودوں کے چھوٹے چھوٹے تاج محل ہیں جو آپ کے گھروں میں جگ مگ جگ مگ کرتے خوشیاں بکھیرتے رہتے ہیں۔ بون سائی آپ کو حقیقی خوشی کے قریب کرتے ہیں۔

☆☆☆☆

آنکھوں کا عطیہ دینا صدقہ جاریہ ہے

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

✿ مکرم منظور احمد صاحب نائب قائد عمومی انصاراللہ پاکستان کی والدہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری فضل قادر صاحب مرحوم دارالعلوم شرقی حلقہ برکت مختلف عوارض کی وجہ سے ڈیڑھ ماہ سے علیل ہیں۔ احباب کرام سے موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

✿ مکرم محمد اسحاق صاحب لیکچرار گورنمنٹ ٹی آئی کالج دارالعلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں میری ساس خالہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کے دماغ کے مسوں اور گردوں پر شوگر کا شدید اثر ہے۔ بے ہوشی طاری ہے اور ہسپتال میں داخل ہیں احباب سے موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

✿ مکرم اسد ندیم بھٹی صاحب حال جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 24 جون 2001ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام ثمن بھٹی رکھا گیا ہے۔ عزیزہ مکرم خلیل احمد بھٹی صاحب چوہدری میڈیکل سٹور بھکر روڈ جھنگ کی پوتی اور مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی (مرحوم) لاہور کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر۔ صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین و خادمہ دین بنائے۔

پتہ درکار ہے

✿ ”مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ولد مکرم چوہدری محمد بخش صاحب مکان نمبر 12/36 فیکٹری ایریا ربوہ نے مورخہ 87-12-5 کو وصیت کی تھی۔ لیکن تین سال سے ان کا دفتر سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر ان کے کسی عزیز رشتہ دار کو ان کا علم ہو تو براہ کرم دفتر وصیت کو فوری مطلع کریں۔“

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بقیہ صفحہ 5

عمر میں حاصل کیا۔ بلاشبہ ڈاکٹر عبدالسلام نے ایک مستقل مقام حاصل کر لیا ہے“۔

(روزنامہ جرأت لاہور اشاعت خاص ص 6 کالم نمبر 1-2000-8-27)

(ج) ”خبریں سنڈے میگزین“ مورخہ 21 مئی 2000ء ص 4 پر پاکستان کے معروف اور منفرد شاعر منیر نیازی کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں منیر نیازی کہتے ہیں:

”ہمارے ہاں تو ایک ہی دانشور تھا۔ ڈاکٹر عبدالسلام جسے نوبیل انعام ملا۔ لیکن ہم نے اسے قادیانی قرار دے دیا“۔

بقیہ صفحہ 6

1۔ اول جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔

2۔ دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔

3۔ تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں (دعوت) کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔

4۔ چوتھے جماعت کو (دعوت الی اللہ) کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا۔“

(رپورٹ مجلس مشاورت 1939ء ص 3

نیز فرماتے ہیں:۔

”تحریک جدید کے تمام مطالبات اس لئے ہیں کہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بناؤ۔ کوئی انسان کسی عقلمند انسان کو بھی دھوکا نہیں دے سکتا۔ پھر تم کس طرح خیال کر لیتے ہو کہ خدا کو دھوکہ دے لوگے؟ یہی وہ احساس ہے جس کے ماتحت میں نے تحریک جدید کا آغاز کیا۔“

(خطبہ جمعہ 26۔ نومبر 1937ء)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
ہیپاٹائٹس بی۔ سی اور یرقان میں
شربت جگر خاص / حب منور
بہت مفید ثابت ہوئیں۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون 211538

وزن کم کرنے کیلئے بے ضرر اور مفید دوا
موٹاپا۔ وزن GHP-313/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25

بقیہ صفحہ 4

سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی آنحضرت ﷺ کے اس موقعہ پر نہ دینے کے نتیجے میں ہوئی۔ کیونکہ یہ نہ دینا محبت کے نتیجہ میں تھا۔ (بخاری کتاب الجمعۃ باب من قال فی الخطبۃ بعد الثناء اما بعد) پس اپنے بچوں کی تربیت میں اس بات کو بھی داخل کریں کہ آپ کا ان کو کچھ نہ دینا اگر ان کی محبت کی وجہ سے ہے اور ان کو یہ احساس ہو تو پھر وہ ہمیشہ خوش رہیں گے۔ کبھی بھی آپ سے ناراض نہیں ہوں گے۔

(الفضل 3 جون 99ء)

مضمون نگار حضرات ان باتوں کا خیال رکھیں

مضمون نگار حضرات جب روزنامہ الفضل کو اپنی تحریرات اور مضامین وغیرہ بھجوائیں تو درج ذیل امور کا خاص خیال رکھیں تا کہ ان کے مضامین زیادہ بہتر طریق پر شائع ہو سکیں۔

☆ مضمون صفحے کے صرف ایک طرف لکھیں (دونوں طرف نہ لکھیں)

☆ صفحے کے دائیں طرف کم از کم ڈیڑھ انچ چوڑا حاشیہ چھوڑ دیں۔

☆ لکیر دار کاغذ ہو تو ایک سطر چھوڑ کر لکھیں، سادہ کاغذ کی صورت میں دو سطروں میں واضح فاصلہ رکھیں۔

☆ خوش خط اور کھلا کھلا لکھیں۔ آپ کا مضمون اگر پڑھا نہ گیا تو ممکن ہے کہ اشاعت کے لئے منتخب نہ ہو سکے۔ یا اشاعت میں غلطیاں رہ جائیں،

☆ اپنے مضمون میں شخصیات کے نام سن اور اعداد و شمار وضاحت سے لکھیں۔

☆ ترجیحاً کالی روشنائی سے لکھیں، اوور رائٹنگ نہ کریں یعنی لفظ کے اوپر لکھ کر درست نہ کریں بلکہ کاٹ کر نیا لفظ تحریر کریں۔

☆ انگریزی کے الفاظ آئیں تو انہیں کیپٹل (CAPITAL) یعنی بڑے حروف میں درج کریں اور پھر سادہ ترجمہ کر دیں۔

☆ پرانے اور تاریخی واقعات یا ارشادات درج کرنے کی صورت میں اصل ماخذ کا حوالہ ضرور دیں۔

☆ حوالہ دیتے ہوئے کتاب کا نام، مصنف کا نام، تاریخ اشاعت اور پبلشر یا ادارے کا نام ضرور درج کریں نیز ایڈیشن کا نمبر بھی لکھیں (یعنی کتاب کے بارے میں جو معلومات بھی میسر ہوں)

☆ بعض اقتباسات جو طویل ہوں، بہتر ہے کہ ہاتھ سے لکھنے کی بجائے ان کی فوٹو کاپی مضمون میں پیسٹ کر دیں۔ ایسی صورت میں اقتباس کے آخر پر مکمل حوالہ ضرور تحریر فرمائیں۔

☆ اگر آپ الفضل کے مستقل قاری ہیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ چند قانونی پابندیوں کی وجہ سے الفضل میں بعض الفاظ اور اصطلاحات شائع نہیں کی جا سکتیں۔ مضمون تحریر کرتے وقت ان الفاظ سے اجتناب فرمائیں اور متبادل لفظ استعمال کریں۔

☆ آپ کسی بھی علمی موضوع پر مضمون لکھ سکتے ہیں۔ اس لئے بلا جھجک مضمون لکھنا شروع کریں، اسے قیمتی معلومات اور اقتباسات وغیرہ سے مزین کریں اور ارسال فرما دیں، صرف یہ خیال رہے کہ آپ کا مضمون جماعتی روایات اور الفضل کے مزاج کے مطابق ہو۔

☆ یوم مسیح موعود، یوم مصلح موعود، یوم خلافت یا یوم آزادی وغیرہ کے حوالے سے مضامین بھجوانے ہوں تو کم از کم ڈیڑھ ماہ پہلے ارسال فرمائیں۔

☆ یاد رکھئے خوبصورتی اور صفائی سے لکھا ہوا مضمون جلد شائع ہوتا ہے۔

☆ مضمون پر اپنا نام مکمل پتہ اور فون نمبر وغیرہ ضرور لکھیں۔

☆ مضمون کی نقل اپنے پاس رکھیں کیونکہ عام طور پر مضمون واپس نہیں کیا جا سکتا۔

☆ ایک سے زائد مضامین ارسال کرنے کی صورت میں ہر مضمون مذکورہ بالا طریق کے مطابق الگ الگ تحریر فرمائیں۔

☆ ادارہ الفضل کو کافی تعداد میں مضامین موصول ہوتے ہیں اس لئے مضمون باری آنے پر یا حسب حالات شائع کیا جاتا ہے۔

☆ اپنے مضامین اور تحریرات ایڈیٹر الفضل کے نام ارسال فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ علمی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خبریں

ربوہ: یکم ستمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 25 زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 3- ستمبر- غروب آفتاب: 6-33
منگل 4- ستمبر - طلوع فجر: 4-19
منگل 4- ستمبر- طلوع آفتاب: 5-43

مشرف آگرہ والا ہی موقف اپنائیں گے

نیویارک میں صدر جنرل مشرف اور بھارتی وزیراعظم واجپائی کے درمیان ملاقات اور اس کی تاریخ کے بارے میں اصولی سمجھوتہ طے پا گیا ہے- دونوں ممالک اس تاریخ کا اعلان جلد کردیں گے- جبکہ دوسری جانب صدر جنرل مشرف اور امریکہ کے صدر جارج واکر بش کے درمیان ملاقات کے لئے دونوں ممالک باہمی رابطے میں ہیں اور اس بارے میں بھی جلد طے پا جائے گا- ترجمان نے بتایا ہے کہ صدر مشرف نیویارک ملاقات میں وہی موقف اختیار کریں گے جو آگرہ مذاکرات کے وقت کیا تھا- ہم اس بات پر بھی رضامند ہیں کہ مسئلہ کشمیر پر گفتگو کے بعد دیگر تنازعات پر بھی بات چیت کی جائے-

بھارتی مظالم کے خلاف احتجاجی مظاہرے

آل پارٹیز حریت کانفرنس کی اپیل پر ریاست جموں و کشمیر کے دونوں اطراف اور پاکستان میں مقیم کشمیریوں نے حریت کانفرنس مقبوضہ کشمیر کے رہنماؤں کی گرفتاریوں ان پر تشدد اور مقبوضہ علاقے پر جلسے، جلوس اور ریلیوں کا انعقاد کر کے عالمی برادری کی توجہ مقبوضہ جموں و کشمیر کے موجودہ حالات کی طرف دلائی ہے- مقبوضہ کشمیر میں ہمہ گیر احتجاجی ہڑتال کی وجہ سے کاروبار زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا- مقبوضہ کشمیر کے تمام شہروں میں ٹرانسپورٹ، کاروباری ادارے، دفاتر، تعلیمی و صنعتی مراکز اور عدالتیں بند رہیں- پونچھ میں کشیدگی کے بعد دوبارہ کرفیو لگا دیا گیا- مظفرآباد میں وزیراعظم سکندر حیات نے بھی مظاہرے میں شرکت کی-

بھارت کا 50 پاکستانی اشیاء پر ڈیوٹی کم یا ختم کرنے کا اعلان

بھارت نے بظاہر "پاکستان اور بھارت کے عوام کے ذہنوں اور دلوں میں امن کی بنیادیں وسیع" کرنے کے لئے پاکستان سے درآمد کی جانے والی 50 اشیاء پر درآمدی ڈیوٹی کے نرخ کم کردیئے ہیں- اس اقدام کے نتیجہ میں اب بھارتی افراد کے لئے بہت سا سامان کم قیمت پر میسر آسکے گا-

تنازعات کا حل صرف مذاکرات ہیں

امریکہ نے نیویارک میں مشرف واجپائی مجوزہ ملاقات کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان متنازعہ امور کا واحد حل مذاکرات ہیں- امریکہ پاکستانی اور بھارتی سربراہوں کی اقوام متحدہ کے اجلاس کے موقع پر دوطرفہ ملاقات کے حق میں ہے- کشیدگی صرف مذاکرات سے ختم ہوگی-

پولیس کے اختیارات میں بے جا اضافہ کی تجویز نہیں ہے

وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ پولیس کے اختیارات میں بے جا اضافے کی کوئی تجویز زیرغور نہیں ہے اور نہ ہی پولیس کو مجسٹریٹ کے اختیارات دیئے جارہے ہیں- ان خیالات کا اظہار انہوں نے لاہور کے ایک مقامی اخبار سے بات چیت کرتے ہوئے کیا-

نسل پرستی کے خلاف عالمی کانفرنس شروع

نسل پرستی کے خلاف اقوام متحدہ کی تیسری کانفرنس ڈربن جنوبی افریقہ میں شروع ہوگئی- اس موقع پر دس ہزار مظاہرین نے نسل پرستی کے خلاف احتجاجی مارچ کیا- جن میں سینکڑوں فلسطینی بھی شامل تھے- جو صیہونیت اور اسرائیل کے خلاف نعرے بازی کررہے تھے- اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ماضی میں یہودیوں کو نشانہ بنانا فلسطینی عوام پر اسرائیلی مظالم کا جواز نہیں بن سکتیں- نسل پرستی ختم کی جائے-

بے نظیر کی قیادت پر اعتماد

پاکستان پیپلز پارٹی کی مرکزی مجلس عاملہ اور فیڈرل کونسل کے مشترکہ اجلاس میں پارٹی کی اعلیٰ قیادت نے چیئرپرسن بے نظیر بھٹو کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور کہا کہ وزارت عظمیٰ کے لئے بے نظیر کے سوا کوئی بھی دوسری شخصیت ہرگز قابل قبول نہیں- اجلاس میں حکومت کا روڈ میپ بھی مسترد کردیا گیا-

سرے محل کے نگران نے نوادرات پاکستان کے حوالے کردیں

برطانیہ کے مشہور قومی اخبار "دی گارڈین" نے اپنی ایک خصوصی رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ لندن کے مضافاتی علاقہ سرے میں واقعہ 355 ایکڑ پر پھیلی ہوئی کروڑوں روپے کی مالیت کی جاگیر سرے محل سے پال کیٹنگ نامی بلڈر جسے آصف علی زرداری نے متذکرہ جاگیر کی آرائش و زیبائش کا ٹھیکہ دیا تھا کے توسط سے محل سے ہاتھ لگنے والے ڈھیروں قیمتی نوادرات اور بیش بہا قیمتی تحفے جو بے نظیر بھٹو کو ان کے دونوں ادوار اقتدار میں غیرملکی دوروں اور دیگر ذرائع سے حاصل ہوئے تھے- لندن میں ہائی کمیشن کے اعلیٰ حکام کو فراہم کردیئے گئے ہیں-

بجلی کا طویل بریک ڈاؤن

لاہور سمیت آدھا پاکستان اچانک تاریکی میں ڈوب گیا- بتایا گیا ہے کہ قومی گرڈ سٹیشن سے بجلی کی فراہمی کا سلسلہ رات گئے تقریباً سوا ایک بجے 500KV کی تربیلا فیصل آباد ٹرانسمیشن لائن میں فنی خرابی کے باعث ٹوٹا- لوگوں نے رات چھتوں پر اور گلیوں میں گزاری-

افغانستان میں امدادی تنظیموں کے دفاتر سربمہر

افغان حکومت نے دو مسیحی امدادی تنظیموں امریکہ کی انٹرنیشنل اسسٹنس مشن (آئی اے ایم) اور "سرو" کے دفاتر اس بنا پر بند کردیئے ہیں کہ ان کے ایس این آئی کے کارکنوں سے روابط تھے- جنہیں مسیحیت کے پرچار کے الزام میں گرفتار کیا گیا- دونوں تنظیموں کو چرچ سے امداد ملتی تھی- دونوں کے دفاتر وزارت خارجہ نے سربمہر کردیئے ہیں- ان پر متعین طالبان محافظوں نے بتایا ہے کہ تمام غیرملکی صبح صبح ہی چلے گئے تھے- آئی اے ایم 1965ء سے افغانستان میں رہ رہی تھی- اس کا غیرملکی عملہ فیملی گروپس کی شکل میں آتا تھا- یہ صحت و صفائی کے شعبوں میں کام کررہی تھی-

اسرائیل کا فلسطینی سربراہ پر قاتلانہ حملہ ناکام

اسرائیلی فوج نے غزہ کے علاقے رفاء میں ایک تازہ حملے میں یاسر عرفات کی ایلیٹ فورس کے ایک رکن کو شہید کردیا- جبکہ مغربی علاقے کے شہر رملہ میں آزادی فلسطین کے جمہوری محاذ کے سربراہ ابولیلی اسرائیلی فوج کی طرف سے قاتلانہ حملے میں بال بال بچ گئے-

افغان مہاجرین کا بوجھ برداشت نہیں کرسکتے

دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے ہائی کمیشن برائے مہاجرین کے ساتھ معاہدے کی پاکستان نے کوئی خلاف ورزی نہیں کی ہے- پاکستان واضح کرتا ہے کہ افغانستان سے آئے ہوئے نئے مہاجرین کا بوجھ برداشت نہیں کرسکتا- پہلے بھی پاکستان دنیا کی تاریخ میں سب سے زیادہ غیرملکی مہاجرین کی دیکھ بھال کررہا ہے-

جہادی تنظیموں کے فنڈز آڈٹ کرنے کا پورا حق ہے

اسلامی نظریاتی کونسل نے وزارت داخلہ کی طرف سے پوچھے گئے استفسار پر قرار دیا ہے کہ کسی غیرسرکاری تنظیم کو جہاد کے لئے یا جہاد کے نام پر زبردستی عطیات وصول کرنے کا کوئی حق نہیں اور اگر حکومت مجاہد تنظیموں کے فنڈز کا آڈٹ کرنا چاہتی ہے تو حکومت کو اس کا پورا حق حاصل ہے-

بھارت عراق کی حمایت کرے گا

بھارتی ایوان بالا کی ڈپٹی سپیکر نجمہ ہیبت اللہ کی قیادت میں ارکان پارلیمنٹ، تاجروں، ادیبوں اور فلمسازوں کا ایک 81 رکنی وفد تین روزہ دورے پر عراق پہنچا ہے- وفد کی قائد نے بتایا کہ دورے کا مقصد عراق بھارت سیاسی اور اقتصادی تعلقات میں راہیں ہموار کرنا ہے- اور پابندیوں کے خاتمہ کے لئے بھارت عراق کی حمایت کرے گا-

طالبان خود دہشت گردی کا شکار ہیں

پاکستان نے کہا ہے کہ افغانستان کی طالبان انتظامیہ پر پاکستان کا اثر و رسوخ نہ ہونے کے برابر ہے روس میں پاکستان کے سفیر نے ایک روسی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا طالبان پر محدود اثر و رسوخ ہے وہ بھی اس وجہ سے افغان عوام روس کے خلاف جنگ اور طویل خانہ جنگی کے باعث تباہ افغانیوں کے ساتھ پاکستان کے تعاون پر اس کے شکرگزار ہیں انہوں نے کہا کہ اس سے قبل جب طالبان نے افغانستان میں بت توڑے تھے تو پاکستان نے عالمی دنیا کے ساتھ طالبان کے اس اقدام پر مذمت کی تھی- پاکستانی سفیر نے کہا طالبان خود دہشت گردی کا شکار ہیں- اور ان کا مفاد ان کے ملک کی حد تک ہے-

آنکھوں کا عطیہ دینا
صدقہ جاریہ ہے

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے- اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے- حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کروا سکتے ہیں- فی ڈبی (10 یوم کی دوا) -/30 روپے ڈاک خرچ -/30 روپے پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے- تیار کردہ

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گول بازار ربوہ- فون 212434 - 211434

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
☆ ہر ماہ 7-6 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ- کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212755-212855
☆ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی ☎ 4415845
☆ ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338
☆ ہر ماہ 23-22-21 تاریخ کرسچین ٹاؤن نزد کورنگی لین ڈپو مین کورنگی روڈ کراچی
☆ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502
☆ ہر ماہ 5-4-3 تاریخ عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد- 041-638719
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش منداس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
☎ 291024 FAX:219065

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61